

خوفِ خدا میں رونے کی اہمیت

27-February-2020



ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْنِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَىٰ اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْنِكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَعَلَىٰ اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ

دُرُودِ پاك کی فضیلت

بیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَرَّكَ اَنْ يَلْقَى اللّٰهَ غَدًا رَاضِيًا، فَلْيُكثِرِ الصَّلَاةَ عَلَيَّ

یعنی جسے یہ پسند ہو کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش ہوتے وقت اللہ پاک اُس سے راضی ہو تو اسے

چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھے۔ (فردوسُ الاخبار، ۲/۲۸۳، حدیث: ۶۰۸۳)

صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيْبِ! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

پساری پساری اسلامی بہنو! آئیے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے

اچھی اچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”بَيِّنَةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ“ مُسْلِمَان

کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔^(۱)

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سٹ سرگ کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور لہجنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوْا اللّٰهَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ و غیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدالگانے والی دل جوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرَادِی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کے اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلِّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّد

پساری پساری اسلامی بہنوں! اِنْ شَاءَ اللّٰهُ آج کے بیان میں ہم خوفِ خدا میں رونے کی اہمیت کے بارے میں سنیں گی۔ خوفِ خدا میں رونا کتنا فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے، اس پر ایک ایمان افروز حکایت بیان کی جائے گی۔ یہ بھی سنیں گی کہ خوفِ خدا کہتے کسے ہیں؟ خوفِ خدا میں رونے کی ترغیب پر کچھ روایات بھی بیان کی جائیں گی۔ یقیناً خوفِ خدا میں رونا سعادت کی بات ہے اور آنسو بہانے کے طبی فوائد بھی ہیں، وہ بھی پیش کئے جائیں گے۔ انبیائے کرام عَلَیْہِ السَّلَام اور اولیائے کرام رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنِمْ خوفِ خدا میں کیسی گریہ وزاری فرماتے تھے۔ اس کے بھی کچھ واقعات بیان ہوں گے۔ اللہ کرے! ہم دلجمعی اور اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ مکمل بیان سننے کی سعادت حاصل کر سکیں۔ آئیے! ایک ایمان افروز حکایت سنتی ہیں، چنانچہ

ایک قطرے کی وجہ سے جہنم سے آزادی

مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”خوفِ خدا“ کے صفحہ نمبر 142 پر لکھا ہے: قیامت کے دن ایک شخص کو بارگاہِ الہی میں لایا جائے گا۔ اُسے اُس کا اعمال نامہ دیا جائے گا تو وہ اس میں کثیر گناہ پائے گا۔ پھر عرض کرے گا: اے مالکِ کریم! میں نے تو یہ گناہ کئے ہی نہیں؟ اللہ پاک اِرشاد فرمائے گا: میرے پاس اس کے مضبوط گواہ (Witnesses) ہیں۔ وہ بندہ اپنے سیدھی اور اُلٹی جانب مڑ کر دیکھے گا لیکن کسی گواہ کو موجود نہ پائے گا اور کہے گا: اے ربِّ کریم! وہ گواہ کہاں ہیں؟ تو اللہ کریم اس کے اعضاء کو گواہی دینے کا حکم دے گا۔ کان کہیں گے: ہاں! ہم نے (حرام) سنا اور ہم اس پر گواہ ہیں۔ آنکھیں کہیں گی: ہاں! ہم نے (حرام) دیکھا۔ زبان کہے گی: ہاں! میں نے (حرام) بولا تھا۔ اسی طرح ہاتھ اور پاؤں کہیں گے: ہاں! ہم (حرام کی طرف) بڑھے تھے۔ وغیرہ

وہ بندہ یہ سب سُن کر حیران رہ جائے گا۔ پھر جب اللہ پاک اس کے لئے دوزخ میں جانے کا حکم فرمادے گا تو اس شخص کی سیدھی آنکھ کا ایک بال ربِّ کریم سے کچھ عرض کرنے کی اجازت طلب کرے گا اور اجازت ملنے پر عرض کرے گا: الہی! کیا تو نے نہیں فرمایا تھا کہ میرا جو بندہ اپنی آنکھ کے کسی بال کو میرے خوف میں بہائے جانے والے آنسوؤں میں گिला کرے گا، میں اس کی بخشش فرمادوں گا؟ اللہ پاک اِرشاد فرمائے گا: کیوں نہیں! تو وہ بال عرض کرے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرا یہ گنہگار بندہ تیرے خوف سے رویا تھا، جس سے میں بھیگ گیا تھا۔ یہ سُن کر اللہ پاک اس بندے کو جنت میں جانے کا حکم فرمادے گا۔ ایک اعلان کرنے والا پکار کر کہے گا: سُنو! فلاں بن فلاں اپنی آنکھ کے ایک بال کی وجہ سے دوزخ سے نجات پا گیا۔ (درۃ الناصحین، المجلس الخامس والستون، ص ۲۵۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّد

رب کریم کی رحمت ہے بڑی

پساری پساری اسلامی بہنو! اس حکایت سے جہاں خوفِ خدا میں رونے کی اہمیت معلوم ہوئی، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ پاک کی رحمت بہت کشادہ ہے۔ وہ رب کریم اپنے بندوں پر بے انتہا رحم فرماتا ہے۔ دنیا کا اصول ہے کہ غلطی پر ہاتھوں ہاتھ ڈانٹ یا سزا ملتی ہے، مگر قربان جائیے! اپنے رب کریم کی بخشش اور رحمت پر کہ نافرمانیوں کی کثرت کے باوجود بھی وہ ہمارے عیبوں کو چھپاتا ہے۔ گناہوں کے باوجود ہمارا رب کریم ہمارا رزق بند نہیں کرتا۔ گناہوں کے باوجود ہمارا رب کریم ہماری آنکھوں کی روشنی نہیں لیتا، گناہوں کے باوجود ہمارا رب کریم ہماری سننے کی طاقت کو واپس نہیں لیتا، گناہوں کی کثرت کے باوجود ہمارا رب کریم ہمارے بولنے کی طاقت سے ہمیں محروم نہیں فرماتا، گناہوں کی کثرت کے باوجود ہمارا رب کریم ہمیں پاؤں کی نعمت سے محروم نہیں فرماتا، گناہوں کی کثرت کے باوجود ہمارا رب کریم ہمیں ہاتھوں کی نعمت سے محروم نہیں فرماتا۔ خطاؤں کی بھرمار کے باوجود وہ ہمیں اپنے کرم والے دروازے سے دور نہیں کرتا۔ وہ کریم صرف اپنے فضل و رحمت سے گناہوں کو چھپا دیتا ہے کیونکہ اس کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے۔ مگر ایک اصول یاد رہے! ہم رب کریم کی بندی ہیں اور وہ ہمارا مالک ہے، ہم اس بات کی پابند ہیں کہ اس کے احکام پر عمل کریں، پھر اس کا کرم ہے جس کی کوئی حد نہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلَیْ مُحَمَّد

پساری پساری اسلامی بہنو! ☆ اللہ پاک ایسا ”کریم“ ہے جو نافرمانوں پر بھی فضل و کرم کی بارش برساتا ہے، ☆ وہ ایسا ”حلیم“ ہے کہ جب کسی گناہ گار کو اپنی نافرمانی پر افسوس و شرمندگی

کرتے ہوئے ملاحظہ فرماتا ہے تو اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ ☆ وہ ایسا ”عَلِيم“ ہے جو دلوں کے راز جانتا ہے، نیتوں پر خبر دار ہے اور زمین و آسمان کی کوئی چیز اس سے چھپی نہیں ہے۔ ☆ وہ ایسا ”عَظِيم“ ہے کہ کسی بھی گناہ کو معاف کرنا اس کے لیے دشوار نہیں ہے۔

مسلم شریف کی حدیثِ پاک ہے: حضرت سلمان رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے مروی ہے، کئی مَدَنِي مُصْطَفًى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اللہ پاک نے زمین و آسمان کی پیدائش کے دن سو (100) رحمتیں پیدا فرمائیں۔ ہر رحمت زمین و آسمان کے درمیان ایک کے اوپر ایک رکھ دی گئی ہے۔ ان میں سے ایک رحمت زمین پر اتری۔ اسی سے والدہ اپنی اولاد پر، جنگلی درندے اور پرندے ایک دوسرے پر مہربان ہوتے ہیں، یہاں تک کہ گھوڑا اپنا پاؤں اپنے بچے سے دُور کر لیتا ہے کہ کہیں اسے چوٹ نہ لگ جائے۔ جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ پاک اس رحمت کو دوسری ننانوے (99) رحمتوں میں ملا کر سو (100) مکمل فرما دے گا اور قیامت کے دن اس سے اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔ (مسلم، کتاب التوبہ، باب فی سعة رحمة اللہ۔۔ الخ، ص ۱۲۹، حدیث: ۶۹۷۷)

آئیے! ربِّ کریم کی رحمت پر مُشْتَبِلِ ایک ایمان افروز روایت و حکایت سنتی ہیں:

ربِّ کریم کی عنایتیں اور نوازشیں!

بخاری شریف میں ہے: حضرت ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جب اللہ پاک بندوں کے مقدمات سے فارغ ہو جائے گا تو ایک آدمی جو جنت اور دوزخ کے درمیان (Between) رہ جائے گا وہ دوزخیوں میں آخری شخص ہو گا جو جنت میں جائے گا۔ جنت میں داخل ہونے سے پہلے اس کا منہ دوزخ کی طرف ہو گا اور وہ عرض کرے گا: اے میرے مالک! میرا منہ دوزخ سے پھیر دے کیونکہ مجھے اس کی بدبونی مار دیا ہے اور اس کے شعلوں نے

مجھے جلاڈالا ہے۔ اللہ پاک فرمائے گا: اگر تیرے ساتھ یہ احسان کر دیا جائے تو اس کے علاوہ کچھ اور تو نہیں مانگے گا؟ وہ بندہ عرض کرے گا: تیری عزت کی قسم! میں کچھ نہیں مانگوں گا۔ اللہ پاک اس کا منہ دوزخ سے ہٹا دے گا۔ جب وہ بندہ جنت کی طرف منہ کرے گا تو جنت کی تروتازگی کو دیکھنے لگے گا۔ جب تک اللہ پاک چاہے گا وہ خاموش رہے گا۔ پھر عرض کرے گا: اے میرے مالک! مجھے جنت کے دروازے سے قریب کر دے۔ اللہ پاک اس سے فرمائے گا: کیا تو نے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تُو جو کچھ مانگ چکا ہے، اب اس کے علاوہ کوئی سوال نہیں کرے گا؟ وہ عرض کرے گا: الہی! میں تیری مخلوق میں سب سے زیادہ بدنصیب نہیں ہونا چاہتا۔ اللہ پاک فرمائے گا: ہو سکتا ہے کہ اگر تجھے یہ بھی مل جائے تو پھر کوئی سوال کرے؟ وہ عرض کرے گا: اے مالک! مجھے تیری عزت کی قسم! اب میں کچھ نہیں مانگوں گا۔ پھر اللہ پاک اس کو جنت کے قریب کر دے گا، جب وہ جنت کے دروازے کے قریب پہنچ جائے گا اور جنت کی تروتازگی اور لذت کو محسوس کرے گا۔ پھر جب تک اللہ پاک چاہے گا وہ خاموش رہے گا، پھر وہ کہے گا: اے میرے مالک! مجھے جنت میں داخل فرما دے۔ اللہ پاک فرمائے گا: اے ابنِ آدم! افسوس! تو کس قدر وعدہ کو توڑنے والا ہے! کیا تو نے یہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ جو کچھ تجھے مل چکا ہے، اس سے زیادہ کچھ نہیں مانگے گا؟ وہ عرض کرے گا: مالک! تو مجھے اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ بد بخت مت بنا۔ پھر اللہ پاک اسے جنت میں جانے کی اجازت عطا فرمائے گا اور اِرشاد فرمائے گا: مانگ! کیا مانگتا ہے؟ اس پر وہ اپنی خواہشات کا اظہار کرے گا یہاں تک کہ اس کی خواہشات (Desires) ختم ہو جائیں گی۔ پھر اللہ پاک اس سے فرمائے گا: جو تُو نے مانگا وہ تجھے دیا جاتا ہے اور اس جیسا اور دیا جاتا ہے بلکہ اس کا دس (10) گنا اور بھی دیا جاتا ہے۔ (بخاری،

کتاب الاذان، باب فضل السجود، ۲۸۳/۱، حدیث: ۸۰۶، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

خوفِ خدا کسے کہتے ہیں؟

پساری پساری اسلامی بہنو! ربِّ کریم سے مانگنے والی محروم نہیں رہتی، ربِّ کریم سے دعا کرنے والی محروم نہیں رہتی۔ مگر دعا کے آداب کو بھی پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ آئیے! دعا کے آداب میں سے ایک ادب سنتی ہیں، چنانچہ

مکتبۃ المدینہ کی کتاب فضائلِ دعائیں لکھا ہے: آنسو ٹپکنے میں کوشش کرے اگرچہ ایک ہی قطرہ ہو کہ دلیلِ اجابت (یعنی قبولیت کی دلیل) ہے۔ (فضائلِ دعا، ص ۸۱، ادب نمبر ۳۳)

اسی طرح خوفِ خدا میں رونا بھی بہت بڑی نعمت ہے۔ جبکہ خود خوفِ خدا بہت بڑی نعمت ہے، جب تک یہ عظیم دولت حاصل نہ ہو، گناہوں سے نجات اور نیکیوں سے پیار مشکل ہے۔ لیکن جب یہ عظیم دولت نصیب ہو جائے تو نیکیاں کرنا اور گناہوں سے بچنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔ یہ عظیم نعمت ہوتی کیا ہے؟ خوفِ خدا کہتے کسے ہیں؟ آئیے! اس بارے میں سنتی ہیں، چنانچہ

امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہُ اپنی کتاب ”کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“ صفحہ نمبر 26 پر لکھتے ہیں: ”اللہ پاک کی خفیہ تدبیر، اس کی بے نیازی، اُس کی ناراضی، اس کی پکڑ، اس کی طرف سے دیئے جانے والے عذابوں، اس کے غضب اور اس کے نتیجے میں ایمان کی بربادی وغیرہ سے خوف زدہ رہنے کا نام ”خوفِ خدا“ ہے۔ قرآنِ کریم میں اللہ کریم نے مومنین کو کئی مقامات پر اس پاکیزہ خوبی کو اختیار کرنے کا حکم ارشاد فرمایا، چنانچہ

پارہ 5 سُورَةُ النِّسَاءِ کی آیت نمبر 131 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ تَرَجِمَةً كَنِزَالِ الْعُرْفَانِ: اور بیشک ہم نے ان لوگوں کو جنہیں

تَمَّ سَلَّہُ كِتَابَ دِی گئی اور تمہیں بھی تاکید فرمادی ہے قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنْ اتَّقُوا اللَّهَ ط

(پ ۵، النساء: ۱۳۱) کہ اللہ سے ڈرتے رہو

اسی طرح پارہ 22 سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 70 میں ارشادِ باری ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ﴿٤٠﴾

سَدِيدًا ﴿٤٠﴾ (پ ۲۲، الاحزاب: ۴۰) سیدھی بات کہا کرو۔

پارہ 4 سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 175 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَأَخَافُونَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٤٥﴾ تَرَجِمَهُ كَنْزُ الْعُرْفَانِ: اور مجھ سے ڈرو اگر تم

(پ ۲، آل عمران: ۱۷۵) ایمان والے ہو۔

آنسو بہائیں مگر کہاں؟

پساری پساری اسلامی بہنو! معلوم ہوا!! ایمان کے تقاضوں میں سے ایک تقاضا خوفِ خدا بھی ہے۔ یقیناً فکرِ آخرت سے بے قرار رہنا، عذابِ دوزخ سے رونا اور خوفِ خدا میں ڈوبے رہنا بہت بڑی نعمت ہے۔ افسوس! آج دنیا کے غم میں تو آنسو بہائے جاتے ہیں، مگر فکرِ آخرت میں رونے کا جذبہ کم ہوتا جا رہا ہے۔ غور تو کیجئے! اس دنیا کی حیثیت ہی کیا ہے کہ اس کے لیے آنسو بہائے جائیں۔ یہ دنیا تو ایک مسافر خانے کی طرح ہے، جس میں مسافر آکر ٹھہرتے ہیں اور چند دن رہنے کے بعد رخصت ہو جاتے ہیں، مسافر خانے میں چند دن رہنے والا انسان کبھی بھی وہاں لمبی لمبی امیدیں نہیں باندھتا۔ مسافر خانے میں چند دن رہنے والا انسان کبھی بھی وہاں کی رونقوں سے دل نہیں لگاتا۔ لہذا ہمیں بھی دنیا کی فکر نہیں کرنی چاہیے اور نہ ہی اس کے لیے آنسو بہانے چاہئیں۔ بلکہ ☆ آنسو بہانے ہوں تو خوفِ خدا ☆ عشقِ رسول ☆ فکرِ آخرت ☆ گناہوں کی کثرت پر ☆ نیکیاں نہ کر سکنے پر ☆ موت کی سختیوں کو یاد کر کے ☆ غمِ مدینہ

میں ☆ اللہ پاک کی خفیہ تدبیر کے خوف سے ☆ قبر کو یاد کر کے ☆ قبر کی گھبراہٹ کا سوچ کر ☆ قبر کے اندھیرے کو یاد کر کے ☆ اور قبر کی تنگی کو یاد کر کے ☆ قیامت کے ہولناک مراحل کو یاد کر کے ☆ یہ سوچ کر آنسو بہائیے کہ قیامت کے دن ہم اپنے ایک ایک عمل کا حساب کس طرح دے سکیں گی؟ ☆ محشر کے دن کی گرمی کو ہم کیسے برداشت کریں گی؟ ☆ محشر کے دن تلوار سے زیادہ تیز اور بال سے باریک پل صراط کیسے پار کریں گی؟ ☆ ہمارا خاتمہ ایمان پر ہو گا یا نہیں؟ اَلْغَرَضُ! فکرِ آخرت میں بے قرار ہو کر آنسو بہائیے اور اگر آنسو نہ بہتے ہوں تو اس بات پر آنسو بہائیے کہ ہمارے آنسو خوفِ خدا سے کیوں نہیں بہتے؟

خوفِ خدا میں رونے کی عادت بنائیں

آئیے! فکرِ آخرت میں آنسو بہانے کی ترغیب پر مُشْتَبِل 2 فرامین مُصْطَفٰے سنی ہیں:

(1) ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب آنکھیں رونے والی ہوں گی مگر تین (3) آنکھیں نہیں روئیں گی، ان میں سے ایک وہ ہوگی جو خوفِ خدا سے روئی ہوگی۔ (کنز العمال، کتاب المواعظ، ۳۵۶/۸، حدیث: ۴۳۳۵)

(2) ارشاد فرمایا: اے لوگو! رویا کرو اور اگر نہ ہو سکے تو رونے کی کوشش کیا کرو کیونکہ دوزخ میں دوزخی روئیں گے، یہاں تک کہ اُن کے آنسو ان کے چہروں پر ایسے بہیں گے گویا وہ نالیاں ہیں، جب آنسو ختم ہو جائیں گے تو خون بہنے لگے گا اور آنکھیں زخمی ہو جائیں گی۔

(شرح السنّة، ۵۶۵/۷، حدیث: ۴۳۱۴)

آئیے! خوفِ خدا میں رونے سے متعلق بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْبَعِينَ کے 3 اقوال بھی سنتی ہیں:

(1) حضرت عبدُ اللّٰهِ بنِ عَبَّادِ بنِ عاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فرماتے ہیں: خوب روؤ اور اگر رونانہ آئے تو رونے

جیسی صورت ہی بنا لو۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کسی کو حقیقتِ حال کا علم ہو جائے تو وہ (خوفِ خدا کے سبب) اس قدر چینیں مارے کہ اس کی آواز ختم ہو جائے اور نماز کی اتنی کثرت کرے کہ اس کی کمر جو اب دے جائے۔ (احیاء العلوم، ۴/۳۸۰)

(2) حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فرماتے ہیں: اللہ کریم کے خوف سے میرا ایک آنسو بہانا میرے نزدیک پہاڑ برابر سونا صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ (احیاء العلوم، ۴/۳۸۰)

(3) حضرت کعبُ الأحبار رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: اس ذاتِ پاک کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! میں اللہ کریم کے خوف سے روؤں یہاں تک کہ میرے آنسو گالوں پر بہیں یہ میرے نزدیک پہاڑ کے برابر سونا صدقہ کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(احیاء العلوم، ۴/۳۸۰)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدًا

روزے دل کی سختی دُور کرتے ہیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا! جسے رونانا آئے اسے رونے کی کوشش کرنی چاہیے، بسا اوقات گناہوں کی کثرت اور دل کی سختی کی وجہ سے آنسو خشک ہو جاتے ہیں۔ اس سختی کو دُور کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بھوک اور نفل روزوں کی کثرت کی جائے۔ اس سے دل نرم ہو گا اور خوفِ خدا میں رونے کی سعادت حاصل ہو سکے گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَجَبُ الْبُرْجَبِ کا مبارک مہینا اپنی برکتیں لٹا رہا ہے۔ اس مہینے کے روزے رکھنے کی بڑی برکتیں ہیں۔ لہذا جن سے ہو سکے وہ ضرور اس مہینے کے نفل روزے رکھنے کی سعادت حاصل کریں۔ اس سے نہ صرف دل کی سختی دور ہوگی بلکہ ماہِ رجب کی برکتیں بھی نصیب ہوں گی، رجب اور شعبان کے نفل روزے رکھنے کی برکت سے ماہِ رمضان کے فرض

روزے رکھنے میں آسانی ہوگی اور یوں فرض روزوں کے لیے پہلے سے تیاری بھی ہو جائے گی۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

منقول ہے: چھٹے آسمان کے دروازے پر رجب کے مہینے کے دن لکھے ہوئے ہیں۔ اگر کوئی رَجَب میں ایک روزہ رکھے اور اُسے پر ہیزگاری سے پورا کرے تو وہ دروازہ اور وہ (روزے والا) دن اس بندے کیلئے اللہ پاک سے مغفرت طلب کریں گے اور عرض کریں گے: یا اللہ! اس بندے کو بخش دے۔ جبکہ پیارے نبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: رَجَب میں ایک دن اور رات ہے جو اُس دن روزہ رکھے اور رات کو عبادت کرے تو گویا اُس نے سو (100) سال کے روزے رکھے، سو (100) سال راتوں کو جاگ کر اللہ کریم کی عبادت کی اور یہ رَجَب کی ستائیس (27) تاریخ ہے۔

(شَعْبُ الْاِیْمَان، ۳/۷۴، حدیث: ۳۸۱۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّد

پساری پساری اسلامی بہنو! رَجَبُ الْمُرَجَّب کے روزے رکھنے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہیں۔ رَجَبُ الْمُرَجَّب کے روزے رکھنے والوں کے لئے اللہ پاک نے جَنَّت میں خاص محل تیار فرمایا ہے، ان خُوش نصیبوں کو اللہ پاک ”رَجَب“ نامی نہر سے سیراب فرمائے گا، ان کے لئے دوزخ کے دروازے بند اور جَنَّتِ دروازے کھول دیئے جائیں گے، ان کے روزے گناہوں کے مٹنے کا ذریعہ بن جائیں گے اور قیامت کے دن کی ناقابلِ برداشت گرمی اور بھوک پیاس میں ان کے کھانے پینے اور آرام کرنے کا انتظام کیا جائے گا۔

نفل روزوں کے اس قَدَر زَبْرَدَسْتِ فِضَائِلِ وَبَرَکَاتِ سُنَنِ کے بعد تو ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفل روزوں کا بھی کثرت سے اہتمام کیا کرے، رَجَبُ الْمُرَجَّب

کے آنے سے تو ویسے ہی روزے رکھنے کا گویا موسم شروع ہو جاتا ہے۔ پہلے رَجَبُ الْمُرَجَّبِ کے روزے پھر اس کے بعد شَعْبَانُ الْمُعْظَمِ کے روزے۔

آئیے! میرا ہلسنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ کا نفل روزوں کی ترغیب اور فضائل پر مُشْتَبِلِ ایک خوبصورت مکتوب سنتی ہیں:

مکتوبِ عِطَار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ طسگِ مدینہ محمد الیاس عِطَارِ قادری کی جانب سے، تمام اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں، مدارس المدینہ اور جامعات المدینہ کے آسانذہ، طلبہ، مُعلِّمات اور طالبات کی خدمات میں کعبہ شریف کے گرد گھومتا ہو اگنبدِ خضرا کو چومتا ہو اَرَجَبُ الْمُرَجَّبِ، شَعْبَانُ الْمُعْظَمِ اور رَمَضَانُ الْمُبَارَكِ کے روزہ داروں کی بَرَکتوں سے مالا مال جھومتا ہو اسلام،

السَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ایک بار پھر خوشی کے دن آگئے ہیں، ماہِ رَجَبِ الْمُرَجَّبِ کی آمد ہو چکی ہے۔ اس ماہِ مُبَارَكِ میں عبادت کا بیج بویا جاتا ہے، شَعْبَانُ الْمُعْظَمِ میں گناہوں پر شرمندگی کے آنسوؤں سے پانی دیا جاتا اور ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَكِ میں رحمت کی فصل کاٹی جاتی ہے۔

تین ماہ کے روزے

رَجَبُ الْمُرَجَّبِ کے قدر دانو! سیکھنے اور سکھانے اور رزقِ حلالِ کمانے میں رُکاوٹ نہ ہو، ماں باپ بھی بے سبب منع نہ کریں، کسی کا بھی حق ضائع نہ ہوتا ہو تو جلدی جلدی اور بہت جلدی مسلسل تین (3) ماہ کے یا رَمَضَانُ الْمُبَارَكِ کے مکمل فرض روزوں کے ساتھ ساتھ جس سے جتنے بن پڑیں اتنے نفل روزوں کے

لیے کمر بستہ ہو جائے، سحری اور افطار میں کم کھانے کی عادت بنائے۔ کاش! ہر گھر میں اور میرے تمام مدارسِ المدینہ اور تمام جامعاتِ المدینہ میں روزوں کی بہاریں آجائیں، بس رجب شریف سے ہی روزوں کا آغاز فرما دیجئے۔

رجب کے ابتدائی تین روزوں کی فضیلت

رجب شریف کے ابتدائی تین (3) روزوں کے فضائل کی بھی کیا بات ہے!

حضرت عبد اللہ ابن عباس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رحمت نشان ہے: رجب کے پہلے دن کاروزہ تین (3) سال کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے، دوسرے دن کاروزہ دو سال کے اور تیسرے دن کاروزہ ایک سال کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے، پھر ہر دن کاروزہ ایک مہینے کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۱۱، حدیث: ۵۰۵۱، فَضَائِلُ شَهْرِ رَجَبٍ لِلخَلَّال، ص ۶۳)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نفلِ روزوں کے بھی بڑے فضائل ہیں۔ آئیے! ترغیب کے لئے 2 احادیثِ مبارکہ سنتی

ہیں، چنانچہ

(1) فرشتے دُعائے مغفرت کرتے ہیں

حضرت اُمّ عمارہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فرماتی ہیں: حضورِ پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ میرے یہاں تشریف لائے، میں نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمتِ اقدس میں کھانا پیش کیا تو ارشاد فرمایا: ”تم بھی کھاؤ۔“ میں نے عرض کی: میں روزے سے ہوں۔ تو رحمتِ عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب تک روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے، فرشتے اس (روزہ دار) کے لیے دُعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔

(ترمذی، ۲/۲۰۵، حدیث: ۷۸۵)

(2) روزہ دار کی ہڈیاں کب تسبیح کرتی ہیں

حضرت بلال رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نَبِيَّ الْكَرِيمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے، اُس وقت حُضُورِ انور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ناشتا کر رہے تھے، فرمایا: ”اے بلال! ناشتا کر لو۔“ عرض کی: ”يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میں روزہ دار ہوں۔“ رسولِ کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ہم اپنی روزی کھا رہے ہیں اور بلال کا رِزْقِ جَنَّتِ میں بڑھ رہا ہے۔ اے بلال! کیا تمہیں خبر ہے کہ جب تک روزے دار کے سامنے کچھ کھایا جائے تب تک اُس کی ہڈیاں تسبیح کرتی ہیں اور اسے فرشتے دُعائیں دیتے ہیں۔ (شُعْبَةُ الْإِيمَانِ، ۱۳ / ۲۹۷، حدیث: ۳۵۸۶)

حکیمُ الْأُمَّتِ حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا! اگر کھانا کھاتے میں کوئی آجائے تو اُسے بھی کھانے کے لیے بلانا سُنَّتِ ہے، مگر دلی ارادے سے بلائے جھوٹی تَوَاضُعِ (چھوٹی مہمان نوازی) نہ کرے، اور آنے والا (مہمان) بھی جھوٹ بول کر یہ نہ کہے: مجھے خواہش نہیں، تاکہ بھوک اور جھوٹ کا اجتماع نہ ہو جائے، بلکہ اگر (نہ کھانا چاہے یا) کھانا کم دیکھے تو کہہ دے: بَارَكَ اللهُ (یعنی اللہ کریم بَرَکَتِ دے)۔ یہ بھی معلوم ہوا! حضورِ پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے اپنی عبادات نہیں چھپانی چاہئیں بلکہ ظاہر کر دی جائیں تاکہ حُضُورِ انور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اس پر گواہ بن جائیں۔ یہ اظہارِ رِیاءِ (یعنی دکھلاوا کرنا) نہیں۔ (حضرت بلال رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے روزے کا سُن کر جو کچھ فرمایا گیا اُس کی شرح میں مفتی صاحب لکھتے ہیں): یعنی آج کی روزی ہم تو اپنی بیہیں کھائے لیتے ہیں اور حضرت بلال رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اس کے عَوْضِ (یعنی بدلے میں) جَنَّتِ میں کھائیں گے وہ عَوْضِ (یعنی بدلہ) اس سے بہتر بھی ہو گا اور زیادہ بھی۔ حدیث بالکل اپنے ظاہری معنی پر ہے، واقعی اُس وقت روزہ دار کی ہر ہڈی و جوڑ بلکہ رگ رگ تسبیح (یعنی اللہ پاک کی پاکی بیان) کرتی

ہے، جس کا روزہ دار کو پتا نہیں ہوتا مگر سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سنتے ہیں۔ (مرآة المناجیح، ۳/ ۲۰۲ طحطاً)
 امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ فرماتے ہیں: اگر مطالعہ کر لیا ہو تب بھی دونوں رسالے (1) ”کفن کی
 واپسی معِ رجب کی بہاریں“ اور (2) ”آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا مہینا“ پڑھ لیجئے۔ نیز ہر سال شَعْبَانُ
 الْمُعْظَمِ میں فیضانِ سُنَّتِ جلد اول کا باب ”فیضانِ رَمَضَانَ“ بھی ضرور پڑھ لیا کریں۔ ہو سکے تو عنیدِ مَعْرَاجِ
 النَّبِيِّ کی نسبت سے 127 یا 27 رسالے یا جتنی توفیق ہو فیضانِ رَمَضَانَ بھی تقسیم فرمائیے اور ڈھیروں ڈھیر
 ثواب کمائیے۔ اسلامی بہنیں دیگر اسلامی بہنوں اور محارم کو چندے کی ترغیب دلائیں۔

خصوصی نکتہ

جو بھی اسلامی بہنیں چندہ اکٹھا کرنا چاہتے ہیں، انہیں چندے کے ضروری احکام معلوم ہونا فرض ہے،
 ہر ایک کی خدمت میں تاکید ہے کہ اگر پڑھ چکے ہیں تب بھی مکتبۃ المدینہ کی کتاب، ”چندے کے بارے
 میں سوال جواب“ کا دوبارہ مطالعہ فرمائیے۔

دُعائے عطار

یا اللہ پاک جو اسلامی بہن (عذر نہ ہونے کی صورت میں) ہر سال تین (3) مہینوں کے روزے رکھنے اور
 ہر سال جُمَادَى الْآخِرَى میں رسالہ ”کفن کی واپسی“، ماہِ رَجَبِ الْهَرَجَبِ میں ”آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 کا مہینا اور شَعْبَانُ الْمُعْظَمِ میں ”فیضانِ رَمَضَانَ“ (مکمل) پڑھ یا سُن لینے کی سعادت حاصل کرے، مجھے اور
 اُس کو دنیا اور آخرت کی بھلائیاں نصیب فرما اور ہمیں بے حساب بخش کر جنتِ الْفِرْدَوْسِ میں اپنے مدنی
 حبیب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے پڑوس میں اکٹھا رکھ۔ اِمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللهُ عَلَی مُحَمَّدٍ

رونے کی طبی فوائد

پساری پساری اسلامی بہنو! ہم خوفِ خدا میں رونے کی اہمیت کے بارے میں سن رہی تھیں۔ جدید طبی تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ رونے کے بھی کئی فائدے ہیں۔

آئیے! آنسو بہانے کے کچھ طبی فوائد سنتی ہیں: ☆ ماہرین کے مطابق وہ پانی جو آنسوؤں کی صورت میں آنکھوں سے نکلتا ہے، آنکھ سے نکلنے والے دیگر پانیوں (Waters) سے مختلف ہوتا ہے۔ ☆ تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ ہر انسان کو ہفتے میں کم از کم ایک بار پندرہ (15) (Fifteen) منٹ تک رونا چاہیے۔ ☆ ہفتے میں ایک بار کا رونا دماغی صلاحیتوں پر اچھا اثر ڈالتا ہے۔ ☆ ماہرین کا کہنا ہے کہ آنسو انسانی جسم میں موجود کولیسٹرول (Cholesterol) کو کم کرتے ہیں۔ ☆ بوجھل طبیعت میں بہنے والے آنسو ذہنی دباؤ کا خاتمہ کرتے ہیں جس سے بلڈ پریشر (Blood pressure)، شوگر (Sugar) اور دل کے امراض (Heart diseases) نہیں ہوتے۔ ☆ آنسوؤں کو روکنے سے آنکھوں میں ڈی ہائیڈریشن ہو جاتی ہے جس سے بینائی کمزور ہوتی ہے جبکہ ہفتے میں ایک بار رونے سے بینائی بہتر ہوتی ہے۔ ☆ تحقیق سے یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ آنسوؤں کی صورت میں جو پانی آنکھوں سے نکلتا ہے، اس میں کئی طرح کے کیمیائی اجزاء ہوتے ہیں۔ ایسے آنسو انتہائی کم مقدار میں بھی بہائے جائیں تو اس کے نتیجے میں شریانوں میں خون کے قطرے جمنے کا عمل سست پڑ جاتا ہے اور جلدی امراض (Skin diseases) سے نجات ملتی ہے۔

(مختلف ویب سائٹ سے ماخوذ)

پساری پساری اسلامی بہنو! ممکن ہے کہ آنسو بہانے کے فوائد سن کر رونے کا ذہن بن رہا ہو۔ یہ یاد رکھ لیں کہ شرعاً جو رونا پسندیدہ ہے اور جس پر ثواب ہے وہ رونا اللہ پاک کے لئے ہو، آخرت

کی فکر میں ہو، خوفِ خدا کی وجہ سے ہو۔ جبکہ دنیا کے لیے رونے پر آنکھوں کو فوائد تو مل سکتے ہیں لیکن ثواب نہیں ملے گا۔ افسوس! آج ہم اپنی دنیا اچھی کرنے کے لیے کتنی بے چین ہیں۔ دنیا اچھی ہو جائے، صحت ٹھیک ہو جائے، پریشانیاں ختم ہو جائیں، مصیبتیں دُور ہو جائیں، مال و دولت کی کثرت ہو جائے، اَلْغَرَضُ! بے شمار دنیوی مقاصد ہیں کہ جنہیں پانے کے لیے ہم بھرپور کوشش کرتی ہیں، مگر افسوس! آخرت کو بہتر کرنے کا جذبہ ویسا نظر نہیں آتا جیسا نظر آنا چاہئے۔ اے کاش! ہمیں بھی دُنیا کی ناپائیداری کا حقیقی معنوں میں احساس ہو جائے، ہماری بھی غفلت ختم ہو جائے۔ ہمیں بھی امیدِ رحمت کے ساتھ ساتھ صحیح معنوں میں خوفِ خدا کی نعمت مل جائے، بُرے خاتمے کا ڈر ہمارے دل میں گھر کر جائے، اے کاش! ہمیں اپنے مالکِ حقیقی کی ناراضی کا ہر دم ڈر لگا رہے، موت کے وقت کی سختیوں، اپنے غسلِ میت و کفن و دفن کی کیفیت اور مُردہ حالت میں اپنی بے بسی کا احساس ہو جائے۔ قبر کا اندھیرا، اس کی گھبراہٹ، قبر میں آنے والے فرشتوں کے سُوالات اور قُبَر کے عذابوں کا غم ہمیں ہر وقت ستاتا رہے۔ اے کاش! محشر اور پُل صراط کی گرمی، بارگاہِ الہی کی پیشی، اور سب کے سامنے عیب کھلنے کی رُسوائی کا خوف ہمیں یاد رہے۔ دوزخ کی خوفناک چنگھاڑ، دوزخ کی ہولناک سزائیں اور جنت کی عظیم نعمتوں سے محرومی کا خوف ہمیں بے چین کرتا رہے اور یہ خوف ہمارے لئے ہدایت و رحمت کا ذریعہ بن جائے۔ آمین بجاہ

اللَّهِبِ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کا خوفِ خدا سے رونا

پساری پیاری اسلامی بہنو! اس میں کچھ شک نہیں کہ انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وہ

مقدس ہستیاں ہیں جو اللہ پاک کی بارگاہ میں تمام مخلوق سے بڑھ کر مرتبہ رکھتے ہیں۔ جو یقیناً اللہ پاک کے غضب، اس کے عذاب اور اس کی ناراضی سے محفوظ ہیں، یہاں تک اللہ پاک نے ان کی حفاظت کا وعدہ کر لیا کہ ان سے گناہ ہو ہی نہیں سکتا۔ (بہار شریعت، حصہ اول، ۱/۳۸) بلکہ ان کی شان تو یہ ہے کہ جن کی سفارش یہ کر دیں اللہ پاک انہیں بھی دنیا و آخرت کے عذاب سے محفوظ فرما لیتا ہے۔ یہ پاکیزہ شخصیات گناہوں سے پاک ہونے اور اللہ پاک کی رضا کے منصب پر فائز ہونے کے باوجود بھی روتی اور گڑ گڑاتی تھیں۔ مدینے والے مُصْطَفٰی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ساری ساری رات عبادت میں گزار دیتے تھے۔ انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام میں کئی ایسے ہیں کہ جن کا رونا اور گڑ گڑانا کئی کئی دن تک برقرار رہتا تھا۔ آئیے! انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام کے خوفِ خدا میں رونے سے متعلق دو (2) روایتیں سنتی ہیں:

❖ حضرت داؤد عَلَيْهِ السَّلَام کے بارے میں آتا ہے کہ ایک دفعہ چالیس (40) دن تک سجدے کی حالت میں روتے رہے اور اللہ پاک سے حیا کے سبب آسمان کی طرف اپنا سر نہ اٹھایا۔ اتنا زیادہ رونے کی وجہ سے آپ عَلَيْهِ السَّلَام کے آنسوؤں سے گھاس (Grass) اُگ آئی اور آپ عَلَيْهِ السَّلَام کے سر کو ڈھانپ لیا۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۱۳۵ بتغیر)

❖ حضرت ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَام کے بارے میں مروی ہے: یہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو خوفِ خدا کے سبب اس قدر روتے کہ ایک میل کے فاصلے سے ان کے سینے میں ہونے والی گڑ گڑاہٹ کی آواز سنائی دیتی۔ (احیاء العلوم، ۴/۲۲۶ از نیکی کی دعوت، ص ۲۷۳)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبُ! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٌ

اولیائے کرام رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ کا خوفِ خدا میں رونا

پساری پساری اسلامی بہنو! انبیائے کرام عَلَیْہِ السَّلَام کی طرح اللہ پاک کے نیک بندے یعنی اولیائے کرام رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْنَ خوفِ خدا کے سبب کثرت سے آنسو بہاتے ہیں۔ کئی اولیائے کرام رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْنَ کے بارے میں منقول ہے کہ خوفِ خدا میں کثرت سے رونے کے سبب ان کی بینائی ختم ہو گئی، مگر انہوں نے رونا نہیں چھوڑا۔ آئیے! ترغیب کے اولیائے کرام رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْنَ کے واقعات سنتی ہیں:

(1) حضرت ابو بصرہ صاحبِ مُرْسِی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ بہت بڑے مُحَدِّث اور زبردست مُبَدِّل تھے۔ بیان کے دوران خود ان کی یہ کیفیت ہوتی تھی کہ خوفِ الہی سے کانپتے، لرزتے رہتے اور اس قدر چھوٹ چھوٹ کر روتے جیسے کوئی عورت اپنے اکلوتے بچے کے مر جانے پر روتی ہے۔ کبھی کبھی تو کثرت سے رونے اور بدن کے لرزنے سے ان کے اعضاء کے جوڑ اپنی جگہ سے ہل جاتے تھے۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ کے خوفِ خدا کا یہ عالم تھا کہ اگر کسی قبر کو دیکھ لیتے تو دودو، تین تین دن حیران و خاموش رہتے اور کھانا پینا چھوڑ دیتے۔ (اولیائے رجال الحدیث ص ۱۵۱، از خوفِ خدا)

(2) سُلْطَانُ الْہِنْد حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ پر خوفِ خدا اس قدر غالب تھا کہ ہمیشہ خوفِ الہی سے کانپتے اور گڑ گڑاتے رہتے تھے، لوگوں کو خوفِ خدا کی تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کرتے: اے لوگو! اگر تم زمین کے نیچے سوئے ہوئے لوگوں کا حال جان لو تو مارے خوف کے کھڑے کھڑے پگھل جاؤ۔⁽¹⁾

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّد

پساری پساری اسلامی بہنو! حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ اور دیگر اولیائے

کرام رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ کا خوفِ خدا سے رونا مر حبا! 6 رَجَبُ الْبُرْجَبِ کو سلطانِ الہند حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ كَا عَرَسِ مُبَارَكِ نہایت ہی عقیدت اور دُھوم دھام سے منایا جاتا ہے، اس موقع پر آپ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کی روح مبارک کو ثواب پہنچانے کے لئے اجتماعات کا اہتمام کیا جاتا ہے، جس میں قرآن خوانی، نعت خوانی، سنتوں بھرے بیانات، تقسیم رسائل وغیرہ کا اہتمام ہوتا ہے۔

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلِّ اللَّهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

تذکرہ خواجہ غریب نواز

پساری پساری اسلامی بہنو! آئیے! حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کا مختصر آڈ کر خیر سنتی ہیں:

حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کا نام حَسَنِ چشتی اجمیری ہے، آپ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کے مشہور القابات میں مُعِينُ الدِّينِ، غریب نواز، سلطانِ الہند اور عطائے رسول شامل ہیں۔ (معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص ۲۰) حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ نے اپنے اخلاق و کردار سے اسلام کا بول بالا فرمایا۔ لاکھوں لوگوں کو آپ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ نے اپنی نگاہِ ولایت سے فیض بخشا۔ آپ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ نے اپنے خُلَفَا اور شاگردوں کی ایسی جماعت تیار کی، جس نے پاک و ہند کے کونے کونے میں دین کا پیغام پھیلایا۔ اللہ پاک حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کی خدمتِ دین کے صدقے ہمیں بھی نیکی کی دعوت عام کرنے کا جذبہ نصیب فرمائے۔ اٰمِیْنِ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سجدہ تلاوت کے احکام

☆ آیت سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے پڑھنے میں یہ شرط ہے کہ اتنی آواز میں ہو

کہ اگر کوئی عُذر نہ ہو تو خود سُن سکے، سُننے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ ارادے سے سنی ہو، بلا ارادہ سُننے سے بھی سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصلوٰۃ، باب الثالث عشر۔ الخ، ۱/۱۳۲) ☆ کسی بھی زبان میں آیت کا ترجمہ پڑھنے اور سُننے والی پر سجدہ واجب ہو گیا، سننے والی نے یہ سمجھا ہو یا نہ سمجھا ہو کہ آیت سجدہ کا ترجمہ ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ اسے نہ معلوم ہو تو بتا دیا گیا ہو کہ یہ آیت سجدہ کا ترجمہ تھا اور آیت پڑھی گئی ہو تو اس کی ضرورت نہیں کہ سننے والی کو آیت سجدہ ہونا بتایا گیا ہو۔ (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصلوٰۃ، باب الثالث عشر۔ الخ، ۱/۱۳۳) ☆ سجدہ واجب ہونے کے لئے پوری آیت پڑھنا ضروری ہے لیکن بعض علمائے کرام رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِم کے نزدیک وہ لفظ جس میں سجدہ کا مادہ یعنی س۔ج۔د یہ تینوں حروف موجود ہوں اس کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھا تو سجدہ تلاوت واجب ہو جاتا ہے لہذا احتیاط یہی ہے کہ دونوں صورتوں میں سجدہ تلاوت کیا جائے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۸/۲۹۹ مَلَّحًا) ☆ آیت سجدہ بیرونِ نماز (یعنی نماز کے علاوہ) پڑھی تو فوراً سجدہ کر لینا واجب نہیں ہے البتہ وضو ہو تو تاخیر مکروہ تنزیہی ہے۔ (دَرِّمُخْتَارِو ردالمحتار، کتاب الصلوٰۃ، باب سجود التلاوة، ۲/۴۰۳) ☆ سجدہ تلاوت نماز میں فوراً کرنا واجب ہے اگر تاخیر کی ٹوکنہنگار ہوگی اور جب تک نماز میں ہے یا سلام پھیرنے کے بعد کوئی نماز کے مُنافی فعل نہیں کیا تو سجدہ تلاوت کر کے سجدہ سہو بجالائے۔ (دَرِّمُخْتَارِو ردالمحتار، کتاب الصلوٰۃ، باب سجود التلاوة، ۲/۴۰۳) ☆ تاخیر سے مراد تین آیت سے زیادہ پڑھ لینا ہے کم میں تاخیر نہیں مگر آخر سورت میں اگر سجدہ واقع ہے، مثلاً اُنشَقَّتْ تو سورت پوری کر کے سجدہ کرے گی جب بھی حرج نہیں (ردالمحتار، کتاب الصلوٰۃ، باب سجود التلاوة، ۲/۴۰۶) ☆ غیر مسلم یا نابالغ سے آیت سجدہ سنی تب بھی سجدہ تلاوت واجب ہو گیا۔ (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصلوٰۃ، باب الثالث عشر۔ الخ، ۱/۱۳۲) ☆ سجدہ تلاوت کے لیے تحریمہ کے سوا تمام وہ شرائط ہیں جو نماز کے لیے ہیں مثلاً طہارت، استقبالِ قبلہ، نیت، وقتِ سترِ عورت، لہذا اگر پانی پر

قادر ہے تَیْمُّم کر کے سجدہ کرنا جائز نہیں۔ (دَرِّمُخْتَار و رد المحتار، کتاب الصلوٰۃ، باب سجود التلاوة، ۶۹۹/۲) ☆ اس کی نیت میں یہ شرط نہیں کہ فلاں آیت کا سجدہ ہے بلکہ مُطْلَقاً سجدہ تلاوت کی نیت کافی ہے۔ (دَرِّمُخْتَار و رد المحتار، کتاب الصلوٰۃ، باب سجود التلاوة، ۶۹۹/۲) ☆ جو چیزیں نماز کو فاسد کرتی ہیں ان سے سجدہ بھی فاسد ہو جائے گا (مثلاً اپنے ارادے سے وضو توڑنے کا علم اور کلام کرنا اور قہقہہ لگانا) (دَرِّمُخْتَار و رد المحتار، کتاب الصلوٰۃ، باب سجود التلاوة، ۶۹۹/۲) ☆ سجدہ تلاوت کا طریقہ یہ ہے کہ کھڑی ہو کر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتی ہوئی سجدے میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیْ الْاَعْلٰی کہے پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتی ہوئی کھڑی ہو جائے۔ شروع اور بعد میں، دونوں بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا سنت ہے اور کھڑے ہو کر سجدے میں جانا اور سجدے کے بعد کھڑی ہونا یہ دونوں قیام مُسْتَحَب۔ (بہار شریعت حصہ 4 ص 80) ☆ سجدہ تلاوت کے لئے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے وقت نہ ہاتھ اٹھانا ہے نہ اس میں تَشَهُّد ہے نہ سلام۔ (تَنْوِیْذُ الْاَبْصَارِ، ج 2، ص 700) ☆ بِالْغَیْہِ ہونے کے بعد جتنی بار بھی آیاتِ سجدہ سُن کر ابھی تک سجدہ نہ کیا ہو اُن کا غالب گمان کے اعتبار سے حساب لگا کر اتنی بار با وضو سجدہ تلاوت کر لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّدٍ